سوال

(11) غیر مسلم مردہ مسلم قبرستان میں دفنانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک گور غریباں مسلمانوں کا جو سیکڑوں برس سے قائم ہے اور برابر اس میت میں مسلمانوں کی دفن ہوا کرتی ہے بالفعل ایک مردہ غیر مسلم کا ہاتھ پیر باندھ کر ایک گڑھا کھود کر اس گورستان قدیم میں بیٹھا کر مٹی سے ڈھانک دیا اور باوجود منع کرنے کے عام مسلمانوں کے زبردستی سے ایک مسلمان اہل دول نے جو کیا جائز کیا یا ناجائز کیا تو قابل ملامت ہے یا نہیں ؟ اور سلف سے کیا انتظام گورستان کا چلا آتا ہے عام گورستان مسلمانوں کا غیر مسلمانوں کا علیحدہ علیحدہ رہا کای یا نہیں ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ان الحکم الا اللہ جاننا چاہیے کہ مسلمانوں کے مقبروں میں کفار ومشرکین کو دفن کرنا حرام ہے' ہر گز جائز نہیں ہے اور اس فعل میں اموات مسلمین کے ساتھ بے حرمتی کرنا ہے جس مسلمان نے ایسا فعل کیا ہے اس نے گناہ کبیرہ کا ارتکاب کیا اس کو تو لازم ہے اموات مشرکین وکفار کو مقابر مسلمین میں دفن کرنے کی دلیل حرمت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اموات مسلمین کی زیارت کا حکم دے دیا ہے اور ان کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر ان کے لیے دعا کرنے کو منع فرمایا ہے اور اللہ پاک نے مشرکین کی قبر کے پاس کھڑے ہونے سے منع فرمایا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کی قبور سے جلد گزرنے کا حکم دیا ہے اور تاکید کیا ہے کہ ذرا بھی وہاں مت ٹھہرو پھر جب اختلاط قبور مسلمین ومشرکین کا ہوگا تو مسلمانان کیونکر اموات مسلمانوں کی زیارت کریں گے اور کیونکر ان کی قبر کے پاس کھڑے ہوں گے کیونکہ جب مسلمانوں کی قبر کے پاس کھڑے ہونگے تو باعث اختلاط قبور مشرکین کے مشرکین کی قبر پاس بھی کھڑا ہونا لازم آوے گا۔ اور شریعت نے حکم دیا ہے کہ تم مشرکین کی قبر کے پاس سے بھاگو۔ فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے لَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ "یعنی جو کوئی ان منافقین مشرکین سے مرجاوے ان پر نماز نہ پڑھیے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ کھڑے ہوییے ان کی قبر کے پاس واخرج الترمذي من حديث عمر بن الخطاب فما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعدہ علی منافق ولا اقام علی قبرہ حتی قبضۃ اللہ تعالیٰ

یعنی جب آیت اتری اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے کسی منافق میت کی نماز نہ پڑھی اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوئے۔

وقال العلامة جلال الدين اليسوطي في كتاب الاكليل في استنباط آيات التنزيل : قوله تعالى لَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا فيه تحريم الصلاة على الكفار والوقوف على قبره انتهى

اور صحیح بخاری وصحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ جب اصحاب رسول اللہ ﷺ کے حجر یعنی دیار ثمود کے پاس پہنچے جہاں پر قوم ثمود گڑی ہوئی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو فرمایا تم لوگ قوم ثمود کی قبروں کے پاس مت جاؤ اور خود رسول اللہ ﷺ وہاں پر سے بہت تیز گزر گئے

اخرج البخاري ومسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لاصحابہ یعنی لما صلوا الحجر دیار ثمود ولاتد خلوا علی ھؤلاء المعذبین الاان تکونوا باکین فان لم تکونوا باکین فلاتد خلوا علیھم لایصیبکم ، مااصابھم وفی روایۃ : قال لمامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالحجر قال لاتد خلوا مساکن الذین ظلموا انفسھم لایصیبکم مااصابھم الاان تکونوا باکین ثم قنع راسہ واسرع السیر حتی اجاز الوادي، انتہی

اور حافظ عبدالعزیز منذری نے کتاب الترغیب والترہیب میں باب باندھا ہے کہ ظالمین یعنی مشرکین وکفار کی قبور کے پاس سے گزرجانے میں خوف کرنا چاہیے اور تیز چلنا چاہیے س اوریہی حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی اس باب میں لائے ہیں وہذہ عبارتہ : الترہیب من المرور بقبور الظالمین انتہیٰ

اور قدیم الایام رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک سے اس وقت تک یہی دستور و عمل رہاکہ مسلمانوں کا مقبرہ مسلمانوں کے مقبرہ سے علاحدہ رہے کیونکہ شارع نے اموات مسلمین کے احترام کرنے کا حکم دیا ہے اوراموات کفار کا کچھ بھی احترام نہیں ہے ،امام بخاری نے اپنی صحیح میں ایک باب منعقد کیا ہے (باب ہل ینبش قبور مشرکی الجاہلیۃ ویتخذ مکانہا مساجد) اوراس باب میں حدیث قصہ بناء مسجد نبوی کا لائے ہیں اس جملہ اخیرہ یہ ہے کہ : قال انس فکان فیہ ماا قول لکم قبور لمشرکین فنبشت ثم بالخرب فسویت ___ الحدیث

اس حدیث سے صاف ظاہر ہواکہ قبور مشرکین کے ساتھ کچھ بھی احترام نہیں ہے بلکہ وقت ضرورت کے مشرکین کی قبر کو اکھاڑ کرزمین کو برابر کردینا جائز ہے اور صحیح بخاری کے باب ماجاء فی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر رضی اللہ عنہ میں ہے : قل یستاذن عمر بن الخطاب فان اذنت لی فادقنونی ' والا فردونی الی مقابر المسلمین ' انتہی

اس روایت سے مقابر مسلمین کا علیحدہ ہوناثابت ہوا ، واللہ اعلم بالصواب حررہ العبد الضعیف الفقیر الی اللہ تعالیٰ ابو طیب محمد شمس الحق عفی عنہ فی رمضان 1328ھ

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ مولانا شمس الحق عظیم آبادی

ص130

محدث فتویٰ